19901-استعمال کے لیے تیار کردہ سونے کی زکاۃ

سوال

میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اور میرے بھائیوں کو سونے یا چاندی اور سونے کے زیورات جوکہ استعمال کے لیے ہوں تجارت کے لیے نہیں میں زکاۃ کے موضوع میں تفصیلی معلومات مہیا کریں.

کیونکہ بعض افراد کا کہنا ہے کہ : استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاۃ نہیں ہے ، اور دوسرے افراد کہتے ہیں : اس میں زکاۃ ہے ، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت کے لیے .

اور یہ کہ استعمال کے لیے تیار کردہ میں زکاۃ کے بارہ میں واردشدہ احادیث ان احادیث سے قوی ہیں جن میں ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں ، میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب دیں ؟

پسندیدہ جواب

اہل علم کا اجماع ہے کہ جب سونے اور چاندی کا حرام زیور ہے تو اس میں زکاۃ ہے ، چاہے وہ استعمال کے لیے ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے ، لیکن اگر وہ زیور مباح اور استعمال کے لیے ہو یا عاریتا جیسا کہ چاندی کی انگوٹھی ، اور عورتوں کا زیور اور جو اسلحہ وغیرہ میں مباح ہے ، تو اس کی زکاۃ میں اہل علم کا اختلاف ہے .

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس میں زکاۃ واجب ہے کیونکہ یہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی کے عموم میں شامل ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

.{اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں ، اور اسے اللہ تعالی کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خبر دے دیں }.التوبۃ(34).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے صحیح بخاری میں اس کا معنی بیان کیا ہے :

انہیں ایک اعرابی کہنے لگا : مجھے آپ اللہ تعالی کے اس فرمان کے متعلق بتائیں :

.{اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں }.

تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہنے لگے : اسے کنز اور خزانہ بنانا یہ ہے کہ اس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے ، اس کے لیے ہلاکت ہے ، یہ تو زکاۃ کے نزول سے قبل تھا ، جب اللہ تعالی نے زکاۃ نازل فرما دی تو اسے اموال کے لیے پاکیزگی کا باعث بنا دیا .

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے تعلیقا روایت کیا ہے (111/2) اور (204/5) میں بھی تعلیقا ، اور ابن ماجہ (569/1–570) حدیث نمبر (1787) اور سنن بیہقی (82/4) اھ

اور اس کی متقاضی احادیث بھی وارد ہیں ، جسے ابوداود اور نسائی اور ترمذی رحمہ اللہ نے عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے بیان کیا ہے کہ :

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوراس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں دو سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تواس نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

کیا تمہیں یہ اچھا لگتا ہے کہ اللہ تعالی روز قیامت اس کے بدلے میں تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟

تواس نے وہ دونوں اتار کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے اور کہنے لگی یہ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں"

مسند احمد (178/2) (204–208) سنن ابوداود (212/2) حدیث نمبر (1563) سنن ترمذی (29/3–30) حدیث نمبر (637) سنن نسائی (38/5) حدیث نمبر (2479، 2480) دارقطنی (112/2) ابن ابی شیبۃ (153/3) اورابوعبید نے الاموال صفحہ نمبر (537) حدیث نمبر (1260) طبع ہراس اور بیہقی (140/4) میں روایت کی ہے.

اور سنن ابوداود، اور مستدرک حاکم اوردارقطنی اورسنن بیہقی میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے ہاتھوں میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمانے لگے:

"عائشہ یہ کیا ہے؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اس لیے بنوائے ہیں کہ آپ کے لیے انہیں بطور زینت استعمال کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟

تو میں نے عرض کیا: نہیں، یا ماشاء اللہ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تجھے یہ آگ کے کافی ہیں"

ابوداود (213/2) حدیث نمبر (1565) یہ ابوداود کے الفاظ ہیں، اورسنن دارقطنی (105/2) الحاکم (389/1–390) سنن بیہقی (139/4).

اورام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سونے کی پازیب پہن رکھی تھیں تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ کنز ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب تک پہنچ جائے اوراس کی زکاۃ ادا کردی جائے تو وہ کنز نہیں ہے"

سنن ابوداود (212/2–213) حدیث نمبر (1564) سنن دارقطنی (105/2) مستدرک الحاکم (390/1) سنن بیہقی (83/4، 140).

اور بعض کا کہنا ہے کہ اس میں زکاۃ نہیں؛ کیونکہ مباح استعمال لباس اور سامان کی جنس میں سے ہوگیا ہے، نہ کہ قیمت کی جنس میں سے ہے، اور انہوں نے آیت کے عموم کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ اس کے ساتھ مخصوص ہے جس پر صحابہ کرام کا عمل تھا.

صحیح سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالی سے مروی ہے کہ ان کی پرورش میں ان کے بھائی کی یتیم بچیاں تھیں اور ان کا زیور تھا جس کی وہ زکاۃ ادا نہیں کرتی تھیں.

اور دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں اور اس کی زکاۃ نہیں دی حالانکہ وہ پچاس ہزار کا تھا.

سنن دار قطنی (109/2).

اور ابو عبید نے اپنی کتاب "الاموال" میں بیان کیا ہے کہ:

حدثنا اسماعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر: کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اپنی بیٹیوں میں سے کسی عورت کی شادی دس ہزار میں کرتے اور اس میں سے چار ہزار کا زیور بناتے، راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس کی زکاۃ نہیں دیتے تھے.

دار قطنی نے بھی ایسے ہی بیان کیا ہے (109/2) اور ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1276) طبع ہراس، سنن بیہقی (138/4).

ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اور انہوں نے عمرو بن دینار سے بیان کیا عمر بن دینار کہتے ہیں کہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا زیور میں زکاۃ ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا: نہیں.

کہا گیا: چاہے دس ہزار کو بھی پہنچ جائے.

ابو عبید نے الاموال صفحہ نمبر (540) حدیث نمبر (1275) طبع ہراس سنن بیہقی (138/4).

اور ان دو اقوال میں راجح قول اس کا ہے جو اس میں زکاۃ واجب قرار دیتا ہے، جب نصاب کو پہنچ جائے، یا اس کے مالک کے پاس سونا اور چاندی یا دوسرا تجارتی سامان ہو جو سارا ملا کر نصاب کو پہنچے، اس کی دلیل زکاۃ کے وجوب کی عمومی احادیث ہیں.

اور ہمارے علم کے مطابق ایسا کوئی مخصص نہیں، اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عائشہ، اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کی مندرجہ بالا احادیث جن کی سند جید ہے اور کوئی طعن ایسا نہیں جو موثر ہو اس لیے اس پر عمل واجب ہے.

رہا مسئلہ امام ترمذی اور ابن حزم اور موصلی کا ان کو ضعیف کہنے میں تو ہمارے علم کے مطابق کوئی وجہ نہیں، یہ علم میں رہے کہ امام ترمذی نے جو کچھ ذکر کیا ہے وہ اس میں معذور ہیں؛ کیونکہ انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے ضعیف طریق سے روایت کی ہے.

اور ابو داود اور نسائی ابن ماجہ نے دوسرے صحیح طرق سے روایت کی ہے، اور ہوسکتا ہے امام ترمذی تک یہ نہ پہنچ سکی ہوں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.